رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ ... عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ... آگیا وقت کہ دجال کو دکھلائیں شکست

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے ... سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۴ | ۲۵ نومبر ۱۹۱۶ء | شنبہ | مطابق ۷ محرم ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۴۱

مدینۃ المسیح

حضرت نواب صاحب مع اہل وعیال مالیر کوٹلہ سے تشریف لے آئے ہیں ؏

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب بھی ایک عرصہ قادیان سے باہر رہنے کے بعد دار الامان میں پہنچ گئے ہیں ؏

حکیم خلیل احمد صاحب ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب اور میاں سعدی صاحب کھاریاں ضلع گوجرات جلسہ احمدیہ کی تقریب پر بھیجے گئے ہیں ۔ حکیم صاحب موصوف جلسے سے فارغ ہو کر مختلف مقامات کا دورہ بھی کرینگے ۔ ہمارے احباب کو چاہیئے کہ ان کی ہر قسم کی مدد اور ان کے مقاصد دورہ کے پورا کرنے میں سعی فرمادیں ؏

۲۳ تاریخ کو ہمارے مخلص بھائی ابو بکر صاحب ساکن جدہ کا ایک حبشی ملازم جوان کے صاحبزادہ کے پاس یہاں رہ کر سکول

اخبار احمدیہ

سلسلہ احمدیہ کی صداقت ۔

یوں تو خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے اسقدر نشان دکھلائے کہ جو کانی سے بڑھکر ہیں ۔ لیکن اگر کوئی شخص محض حق جوئی کے لئے خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہے ۔ اور ہر قسم کی نفسانی آلائشوں سے پاک ہو کر سلسلہ احمدیہ کے متعلق خدائی تصدیق چاہے تو وہ کبھی محروم نہیں رہتا ۔ اور خدا اسپر حق ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل واقعہ جو مولوی غلام حسین صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ضلع جھنگ نے تحریر فرمایا ہے ۔ اس بات کی بڑے زور سے تصدیق کرتا ہے ۔ آپ لکھتے ہیں کہ :۔

میرے ایک چچا منشی خدا بخش صاحب ہیں ناظر عدالت جھنگ ۔ مذہب کے تفضیلی شیعہ اور سلسلہ احمدیہ کے مخالف تھے۔

ایک روز میں نے ان سے کچھ درشت کلامی سننے کے بعد عرض کیا ۔ کہ اگر آپ کی بدظنی ہم پر سے کسی طرح بھی نہیں جاتی ۔ تو اللہ تعالیٰ تو آپ کو دھوکہ نہیں دیتا ۔ اسی سے استفسار کیجئے ۔ پھر میں نے انہیں طریقہ بتلایا کہ آپ دو رکعت نفل پڑہیں ایک رکعت میں سورہ یٰس اور دوسری میں اکیس بار سورۃ اخلاص اور پھر صدق دل سے دعا مانگیں ۔ چنانچہ محرم چڑھتے ہی انہوں نے یہ عمل شروع کر دیا ۔ اور انوار آسمانی کی بوچھاڑ بذریعہ رویائے صالحہ ان پر ہونی شروع ہو گئی ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت چند روز ہی میں ان کے دل میں ایسی گھر کر گئی کہ مسیح موعودؑ کا ذرا سا ذکر سننے پر بھی آبدیدہ ہو جاتے ۔ بلکہ رو دیتے ۔ ۱۲ اور ۱۳ نومبر کی درمیانی شب کو ایک عجیب واقعہ ظہور میں آیا ۔ نماز عشا کے وقت ایک حکیم صاحب مسمی خیر محمد نے سوال کیا کہ یوم ندعوا کل اناس بامامہم سے کونسا امام مراد ہے ۔ میں نے کہا

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

ایک طرح تو مجدد الوقت بھی اس سے مراد ہو سکتا ہے۔ منشی خدا بخش صاحب نے کہا کہ مسیح موعود تو اب فوت ہو چکے اب باقی خلقت گویا امام سے محروم رہی۔ مینے کہا کہ نہیں ان کا خلیفہ جو موجود ہے۔ پھر نماز عشاء کے بعد میں منشی صاحب کے گھر پر گیا۔ واپسی پر بفاصلہ قریباً سو قدم مجھے ایک الہامی عبارت سنائی دی کہ "آج رات تم کو ایک نشان دیا جائیگا"۔ اس پر میں چونک اُٹھا۔ اور منشی صاحب کو متنبہ کرنیکے لئے واپس لوٹا مگر حسب مصلحت الٰہیہ رُک گیا۔ اور گھر جاکر سو گیا۔ رات کے آخری حصہ میں مینے خواب دیکھا کہ :۔

خلیفہ ثانی فضل عمر تشریف لائے ہیں۔ مینے بہت خوش ہو کر کہا۔ حضرت میں تو بیعت کے لئے وہاں آنے کو تھا۔ حضور یہیں آگئے۔ آپنے ہاتھ بڑھایا۔ اور مینے آپکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ مینے کہا آہا! حضور زندہ ہیں۔ پھر جب بیعت ہو چکی تو حضرت موصوف پھر حضرت محمود ہی تھے۔ ازاں بعد موذن مسمی احمد دین کی بانگ سے میں جاگا۔ اور صبح کی نماز پڑھ کر ہمراہی میاں اللہ دتا منشی خدا بخش کے مکان پر گیا۔ اور راستہ میں میاں اللہ دتا کو ساری سرگذشت سُنادی۔ وہ اس امر کا شاہد ہے۔ آگے منشی صاحب ایک شوق بھری طبیعت سے مجھے ملنے کی خواہش میں تھے انہیں نے دو نظارے سُنائے۔ ایک تو یہ کہ کسی شخص نے ان کی آنکھ میں سلائی لگادی ہے۔ اور اس میں سے کچھ پھولے کی سی چیز اُتاری ہے۔ مینے جواب میں کہا۔ فکشفنا عنك غطاءك الخ الایہ

دوسرے یہ کہ وہ کُمیت گھوڑے پر سوار ہو کر ایک تالاب میں سے گذرے۔ اور پھر ایک پُل پر سے ہو کر ایک لمبی سُرنگ میں چلے گئے۔ آگے ایک پُل آیا۔ جس پر دو دس سالہ سفید رنگ لڑکوں نے انہیں روک لیا۔ مگر بعد میں پُل کا تختہ اُٹھا کر انہیں آگے جانے دیا۔ انہوں نے آگے جاکر دیکھا کہ ایک کتب خانہ ہے۔ اور ایک خوبصورت اشخاص کی جماعت ایک عمدہ کمرہ میں بیٹھی ہے۔ الماریوں میں کتابیں قرینہ سے رکھی ہیں۔ اور ان میں مختلف جگہوں پر کاغذ کے پرچے رکھے ہیں۔ وہ بجماعت آواز دے رہے ہے کہ "دین یومئذ للملکۃ مبین"۔ بعدہ منشی صا[illegible] موصوف ایک اپنے نوکر مسمی [illegible] کے [illegible] ہوئے۔

ان سارے رویاء کی جو بطور نشان کے دکھائی گئے تھے تعبیر یہ عیاں ہے۔ حضرت محمود کی بیعت حضرت مسیح موعود کی بیعت ہے۔ جن کا اسم گرامی احمد ہے۔ اور احمد کا مکذب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے ۔

آج بتاریخ ۱۴ر نومبر میں صبح کو پھر منشی صاحب کے مکان پر گیا۔ مگر کچھ بے شوقی سے۔ میاں اللہ دتا نے جو ہمراہ تہا۔ سبب پوچھا۔ مینے کہا۔ آج منشی صاحب کو کوئی خواب نہ آیا ہو گا۔ اور اگر آیا ہو گا۔ تو خوفناک نظارہ ہو گا۔ کیونکہ کل کے نظارے کی تعمیل میں انہیں کل ہی بیعت کرلینی واجب تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ منشی صاحب نے ہمارے پہنچتے ہی کہا کہ آج تو خوفناک چیزیں میری چارپائی کے اِدھر اُدھر دکھائی دیتی رہی ہیں۔ میاں اللہ دتا نے میری بات کی اس بارے میں تصدیق کی۔ اور منشی صاحب نے فی الفور بیعت کا خط لکھدیا۔

کل ایسی نظارہ کے سننے پر میاں خیر محمد صاحب حکیم اور میاں محمد بخش صاحب حکیم نے بھی بیعت کے خطوط روانہ کر دئے ہیں ۔

مکانات کے لئے اطلاع

مکانات کے انتظام کے لئے اور دیگر ضروری اُمور کے لئے جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے، اسلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانے والے ہیں۔ وہ اپنی لوکل انجمن کے سکرٹری صاحب کو اپنا نام لکھا دیں۔ تا وہ ایک فہرست میں آنے والے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں کہ انتظام میں سہولت ہو سکے۔ جہاں کوئی انجمن نہ ہو۔ یا وہ کسی قریب کی انجمن میں اپنا نام درج کرا سکیں تو وہاں کے آنے والے احباب براہ راست مجھے اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گا ۔

خاکسار عبدالعزیز منتظم مکانات از قادیان

مزید اطلاع

بعض احباب جلسہ کے ایام میں اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے علیحدہ مکان کی فرمایش کرتے ہیں۔ تمام ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مکانوں کی قلت کی وجہ سے ایسا انتظام کرنا مشکل ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کے گھروں میں مستورات کے لئے کافی انتظام رہایش کیا گیا ہے۔ اور مردوں کی رہایش کے لئے حسب دستور سابق شہر کے اندر و باہر مکانات کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

خاکسار ناظم مکانات ۔

جنگ کی خبریں

بلغاریوں کا تعاقب

مناستر کے شمال میں اتحادی دشمن کی عقبی فوج کو بڑی سرگرمی سے دبا رہے ہیں جن کی مدد میں زبردست توپخانہ ہے۔ اطالویوں نے علاقہ موزا کے پہاڑوں سے جوابی حملے رد کئے ہیں۔

مناستر کی تسخیر پر جنرل سارای کو مبارکباد دیتے ہوئے جنرل جافری تحریر فرماتے ہیں کہ آپنے مناستر کو دشمن کے ہاتھوں سے نکال لیا ہے۔ اور آپ بہت جلد اسے شکست دینگے ۔

رومانیہ کے خلاف دشمن کی زبردست کوشش

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ فرانسیسی ماہران جنگ اندازہ کرتے ہیں کہ ۲۵۔ آسٹرین اور جرمن ڈویژن اندرون ولیشیا کی طرف جارہے ہیں۔ دشمن کمپولنگ کی طرف ایک گھیرنے والی کارروائی کر رہا ہے ۔

نیا جرمن وزیر خارجیہ

لنڈن ۲۲ر نومبر۔ ایمسٹرڈم میں برلن سے موصول شدہ ایک سرکاری تار خبر مظہر ہے کہ ہر دان جاگو وزیر خارجیہ خرابی صحت کی وجہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ اغلباً ہر زمین نائب سکرٹری صیغہ خارجیہ کو مقرر کیا جائیگا۔

لنڈن ۲۲ر نومبر۔ اخبار برلنر ٹیگیلاٹ مظہر ہے کہ ہر دان جاگو وائنا میں سفیر مقرر کیا گیا ہے ۔

شاہی حکم

شہنشاہ معظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ حضور ملک معظم کے ملازموں میں سے ہر ایک غیر شادی شدہ آدمی کو جو فوجی خدمات سرانجام دینے کے قابل ہو فوراً فوجی حکام کے پاس حاضر ہونا چاہیئے ۔

شہنشاہ آسٹریا کا انتقال

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ ایمسٹرڈم شہنشاہ فرانس جوزف سہ شنبہ کی شام کو بوقت ۹ بجے شوبرن محل میں فوت ہو گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۵ر نومبر ۱۹۱۶ء

سر زمین دہلی میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک تازہ نشان

مولوی عبد السلام نبیرہ مولوی نذیر حسین دہلوی مفلوج ہوکر مر گیا۔

مُسلّمہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنیوالے لوگوں کا مقابلہ انسان کو کبھی کامیاب و بامراد نہیں ہونے دیتا۔ ان لوگوں کی مخالفت ایک زہر ہوتی ہے۔ جسے کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ ان سے شوخی کرنا ایک آگ ہوتی ہے۔ جو بھسم کر جاتی اور راکھ بنا کر اُڑا دیتی ہے۔ ہر زمانہ میں خدا کے مُرسل خدا کے نبی اور رسول آئے۔ اور ایسے وقت میں آئے۔ کہ دنیا اپنے خدا سے دُور ہو چکی۔ اور زمین مُردہ ہو کر ایک ایک قطرہ آب رُوحانی کے لئے صورت سوال بنی ہوئی تھی۔ وہ آئے اور رحمت کا بادل بنکر فضل کا پانی لیکر آئے۔ لیکن کتنا کے نے جنہوں نے انہیں قبول کیا۔ اور جو اس فضل الٰہی کے جاذب بنے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان فضل خداوندی کی بارشوں سے سیراب ہونا نہ چاہا۔ اور اس فضل کو غضب بنایا۔ ان پر وہ صاعقہ وار گرے۔ اور ان کا انجام ہلاکت اور تباہی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

وہ خدا جس نے نوحؑ کا مقابلہ کرنے والوں کو ہلاک و تباہ کیا وہ خدا جس نے موسیٰؑ اور اس کی قوم کو اذیت دینے والی فرعونی قوم سے نجات دی۔ اور اُسے غرق دریا کیا۔ وہ خدا جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے صف آرا ہونیوالے معاندین حق کو نار حسد سے جلا کر خاکستر کا ڈھیر بنا دیا۔ وہ کوئی ایسا خدا نہیں کہ اسکی طرف سے اب بھی کوئی بندہ اصلاح خلق کے لئے آئے۔ اور اُس کے ساتھ عناد و بغض کرنیوالے اسکو اذیت دینے والے اُسکو بُرے ناموں سے یاد کرنیوالے فلاح پا جائیں۔ اور خلاف سنت خدا ان کو بے سزا دیئے چھوڑ دے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ چنانچہ نہ ہوا۔ اب جبکہ زمانہ کی حالت دگرگوں ہو گئی تھی۔ دنیا نے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو خالق کا قائم مقام بنا لیا تھا۔ اور تو اور وہ جن کو اس نبی برحق سرتاج رُسل فخر اولین و آخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہونے کا دعویٰ تھا۔ بگڑ چکے تھے۔ کونسی بُرائی تھی۔ جو ان میں نہ پائی جاتی تھی کونسا عیب تھا جسمیں وہ گرفتار نہ تھے۔ یہ سب کچھ تو تھا ہی لیکن خدا کا غضب اس موحد کہلانے والی قوم نے خدا کے ایک بندہ کو اتنا آسمان پر چڑھایا کہ دُنیا کی آنکھیں اُوپر کی اُوپر ہی لگی رہ گئیں۔ اگرچہ خدا تعالےٰ نے صاف کہدیا تھا۔ کہ میں ہی ہر چیز کا خالق ہوں اور میرے سوا کوئی خالق نہیں۔ لیکن افسوس! کہ وہ قوم جس نے توحید کے حامل ہونے کا دعویٰ کیا تھا اُس نے خدا کے ایک ضعیف اور ناتوان بندہ کو بعض اشیاء کا خالق ٹھہرایا۔ اور مارنے والا اور زندہ کرنے والا بنایا۔

جب دُنیا کی یہ حالت ہو گئی۔ تو وہ خدا جس نے ہمیشہ ایسے وقت میں اپنی مخلوق کی دستگیری کی ہے۔ اسوقت بھی اپنے ایک بندہ کو اپنے کلام سے مشرف کیا۔ اور کہا کہ جا ہماری مخلوق کی اصلاح کر اور اسکو خوشخبری دے کہ میں تیرے لئے رُوحانی زندگی لیکر آیا ہوں۔

وہ انسان آیا۔ اور اس نے سوتوں کو جگایا۔ مگر ظلمت کے پرستاروں اور باطل کے شیدائیوں نے اُس نُور اور حق کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اس کو ہر طرح مُنہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہا۔ ان کے فقیہوں اور فریسیوں نے اسپر کفر کے فتوے لگائے۔ اور اُنہی جبہ و عمامہ کے ٹھیکوں کے ساتھ ہر جگہ فتوئی تکفیر کی آگ کو سُلگاتے پھرے۔ اس مرد جری کو مسیح ناصری کی طرح کچہریوں میں جانا پڑا۔ اُسپر محمد رسول اللہ کی طرح پتھر برسائے گئے۔ اس کے مُریدوں کو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح قتل کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اور بعضوں کو قتل بھی کر دیا گیا۔ اس کے خدام کو وطنوں سے بے وطن کیا گیا۔ اس کے اتباع کو امن سے زندگی بسر نہ کرنے دیگئی۔ لیکن کیا وہ اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے دُنیا کے ظلمت کدہ میں روشن کیا تھا۔ کچھ نقصان پہنچا سکے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُن کی ہر مخالفت کوشش اور سعی زیادہ وسیع طور پر تجلی انوار کا موجب ہوئی۔ اور سرکار دولتمدار کے عدل و انصاف نے انہیں اپنے منصوبوں اور سازشوں میں کبھی کامیاب ہونے نہ دیا۔ یہ بھی اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے خاص فضل تھا۔ کہ ایسی عادل اور منصف گورنمنٹ عطا کی تھی۔

دُنیا نے اس عظیم الشان انسان کی صداقت کے ہر قسم کے نشان دیکھے۔ لیکن پھر بھی تاریکی سے ہی پیار کیا۔ اور نور کی طرف ایک قدم نہ اُٹھایا۔ کیا اس بات کو قرآن شریف نے بالوضاحت بیان نہیں کر دیا تھا جسے اُسنے پیش کیا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کلمات یعنی حدیثوں میں صراحت کے ساتھ ان نشانات کا ذکر نہیں۔ جو وہ اپنی صداقت میں دکھاتا۔ کیا عقل اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کرتی۔ جو اس کی طرف سے کیا گیا۔ اور کیا علوم عقلیہ جدیدہ نے اس بات پر صاد نہیں کیا۔ جو اس کی طرف سے دنیا کے آگے رکھی گئی ہے یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن دُنیا پر گرے ہوئے لوگوں نے ہاں ان جبہ پوشوں اور عمامہ بندوں نے اس راستباز کو ہمیشہ جھٹلایا۔ اس کو نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن کریم کو۔ احادیث صحیحہ کو۔ اور عقل و مشاہدات کو۔ ان سب کو اس کی دشمنی اور عناد میں انہوں نے چھوڑ دیا۔ اور اگر نہ چھوڑا۔ تو اپنی ضد اور ہٹ کو نہ چھوڑا۔

پھر اس نے انہی باتوں پر اکتفا نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ میرے خدا نے کہا ہے کہ تجھ کو عزت اور تیری ذلت چاہنے والے کو ذلیل کروں گا۔ اور جو تیرے مقابلہ میں آئیگا۔ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ چنانچہ اس میدان میں جو شخص بھی اس کے مقابلہ کے لئے اُترا۔ خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا تھا۔ اس کے سامنے ہلاک ہو گیا۔ ابھی تک دُنیا کو مولوی محمد اسمٰعیل علیگڈھی۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ۔ چراغ الدین جمونی۔ لیکھرام پشاوری۔ ڈوئی آف امریکہ۔ کی ہلاکتیں جو اس خدا کے مامور کے مقابلہ میں واقع ہوئیں یاد ہیں۔ ان لوگوں نے میاں فیصلہ یہی ٹھہرایا تھا۔ کہ سچے کی زندگی میں جھوٹا ہلاک ہو۔ اس لئے یہ سب لوگ اس کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے۔ ان لوگوں

نے یہ مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا اس لئے وہ اس طریق پر خدا کے غضب میں گرفتار ہو کر صداقت حضرت جری اللہ پر مُہر کر گئے۔

لیکن ایک اور شخص امرتسری مولوی ثناء اللہ نام اُٹھا اور اُسنے اپنے سے پہلے لوگوں کے معیار پر اس خدا کے جری کا مقابلہ پسند نہ کیا۔ بلکہ اپنی طرف سے ایک اور طریق فیصلہ پیش کیا۔ کہ آپ کی صداقت کا ایسا نشان ہونا چاہیئے۔ جسکو میں بھی دیکھ سکوں۔ اور کہا۔ صادق کاذب کی زندگی میں مرجایا کرتا ہے۔ اسپر بعض نظائر بھی پیش کیں خدا نے اس کو اسی طرح پکڑا۔ اور اپنے ممسوح کو مرفوع کیا اور اس مقابلہ پر آنے والے مولوی کو زندہ رکھکر اسکے مسلمہ معیار سے ہی حضرت مسیح موعود کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت میں یہ سب نشانات ظاہر ہو گئے۔ مگر بہت تھوڑے تھے جنہوں نے ان سے فائدہ اُٹھایا ؛

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ اسی سال کے ۱۵ مارچ کی بات ہے۔ کہ جب اس رُوحانی پیغام کو لیکر حضرت مسیح موعود کے غلام دہلی پہنچے۔ اور اہل دہلی کے سامنے وہ روحانی مائدہ چنا۔ جو انہیں خدا تعالےٰ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ملا تہا۔ تو جن کی قسمت میں اس سے متمتع ہونا تہا۔ انھوں نے اس کو قبول کیا۔ اور اکثر بدقسمت لوگوں نے جیسا کہ قدیمی سنت ہے۔ اسکو ردّ کر دیا مگر بعض لوگ خود ہی خدا کی نعمتوں کو ردّ کیا ہی کرتے ہیں۔ مگر اسکے ساتھ وہ دوسرے لوگوں کو بھی اس نعمت سے محروم کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ خدا کے مسیح کے غلام اہل دہلی کو مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دیکر آ گئے۔ کہ وہاں کے فقیہوں نے مباہلہ کی دعوت جماعت احمدیہ کو دی۔ جس کا جواب ان کو دیا گیا۔ مگر انہوں نے اس کے جواب میں اشتہار دیا۔ کہ ہم سوئر اور بندر بن جائیں۔ تب تم سچے ہو گے حالانکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آخری زمانہ میں میری اُمت کے لوگ یہود کی طرح ہو جائینگے۔ اور یہود وہ قوم ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ سوئر اور بندر بنی ہوئی ہے۔ جب اُن کی مثال ایسی ہو چکی۔ اور یہ لوگ بموجب ارشاد مخبر صادق بندر اور سوئر بن چکے تھے۔ تو دوبارہ کس طرح بندر اور سوئر بن سکتے تھے۔ اسی اشتہار میں اُن کیطرف سے ۲۰ اگست ۱۹۱۶ء کو ایک اشتہار نکلا۔ جس کا عنوان تھا۔ "مرزائیوں کی غلط بیانی اور مباہلہ سے آنا کانی" اس اشتہار میں انہوں نے بہت کچھ اپنی مولویانہ خبث بازی سے کام لیا۔ اور خوب جی کھول کھولکر خدا کے مسیح کو گالیاں دی ہیں۔ اور اس اشتہار کے صفحہ اوّل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عبارت انجام آتھم صفحہ ۶۶ سے نقل کی۔

"مرزا صاحب مباہلہ کے لئے اپنی دُعائیں ذکر کرتے ہیں

"لیکن اے خدائے علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں۔ تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک سخت دُکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کر دے۔ اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا۔ اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی عزت پر۔ اور جب میں یہ دُعا کر چکوں تو دونوں فریق کہیں۔ آمین "

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کو نقل کرنیکے بعد صفحہ ۲ اشتہار مذکور کے کالم ۲ پر لکھتے ہیں۔

"لیکن اگر مرزائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی تعیین پر راضی نہوں۔ تو ہم مرزا صاحب کی تعیین پر بھی مباہلہ کرنیکے تیار اور بالکل آمادہ ہیں "

یہ وہ عبارت ہے۔ جو مولویان دہلی کے اشتہار مجریہ ۲۰ اگست ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۲ پر لکھی ہوئی ہے۔ اس اشتہار کے لکھنے والے دہلی کے کئی ایک مولوی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ جوشی مولوی نذیر حسین دہلوی المعروف شیخ الکل کے نبیرہ میاں عبدالسلام کو تہا۔ کیونکہ مبلغین سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مباحثہ اور مباہلہ کے متعلق انہی سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ اور وہی پیش پیش تھے چنانچہ اس اشتہار میں بھی سب سے اوّل انہی کے دستخط ہیں۔ ابھی اس کے متعلق خط و کتابت ہو ہی رہی تھی۔ اور ڈھائی مہینہ بھی ان کے اس اشتہار پر نہیں گذرے تھے۔ کہ خدا نے اپنا قہری ہاتھ دراز کیا۔ اور اس سرگروہ مولویان دہلی یعنے مولوی عبدالسلام صاحب کو پکڑا۔ اور مفلوج کر کے موت کا شکار بنایا۔ اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان بتا دیا۔ چنانچہ مولوی عبدالسلام کی موت کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۳ کالم اوّل پر لکھا ہے :۔

"تمام فرقہ اہلحدیث کی نگاہیں مولوی سید عبدالسلام صاحب نبیرہ مولٰنا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر تھیں۔ جن کی بابت آج ہم بادلِ ناخواستہ یہ خبر دیتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ فالج سے فوت ہو گئے "

اے سرزمین دہلی کے باشندو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام رُوحانی پیغام لے کر تمہارے گھر آئے۔ انہوں نے تمہیں وہ پانی دینا چاہا۔ جو خدا کی طرف سے وقت پر اُترا۔ لیکن تم نے اس کی قدر نہ کی۔ تمہارے مولوی لوگ مباہلہ کے لئے اُٹھے۔ انہوں نے جس طریق پر آمادگی ظاہر کی۔ ان سب کا سرگروہ اور وہ جسپر سب لوگوں کی نظریں پڑتی تھیں۔ اس کا خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مُہر لگا دی ؛

پس اے دہلی کے ہوشمندو! اور حق پسندو! روحانی غذا کے بھوکو اور پیاسو! عبدالسلام مر گیا۔ اس کی موت کوئی معمولی بات نہیں۔ وہ ایک بڑا مولوی تھا۔ لیکن خدا کے مسیح کے مقابلہ میں اگر مفلوج ہو کر مر گیا۔ تم اس کی موت سے فائدہ اُٹھاؤ اور خدا کے مسیح کو قبول کرو کہ اسی میں تمہاری فلاح ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تھوڑے لوگ ہوں گے۔ جو اس واقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرینگے۔ اور بہت ایسے ہوں گے جو ہنسی اور تکبر اور اباء و انکار میں بڑہیں گے۔ لیکن ہم نہایت نیک نیتی اور ہمدردی سے اپنا فرض ادا کئے دیتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان لوگوں کو حق کے سمجھنے اور بغض و تعصب کے چھوڑنے کی توفیق دے ؛ آمین ثم آمین

اگر آپ چاہتے ہیں!

کہ آپکی دُعائیں قبول ہوں تو ان طریقوں پر عمل کیجئے۔ جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بتائے ہیں۔ اور بطور نشان صداقت غیر احمدیوں میں تقسیم کیجئے۔ قیمت فی مجلد ۲ / ، ایک روپیہ میں سات عدد۔ ملنے کا پتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعۃ المبارکہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۷ر نومبر ۱۹۱۶ء

حضور نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا:۔

یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان اپنے بندوں پر بے انتہا ہیں۔ خود بندہ کی پیدائش ہی خدا کے فضل کے ماتحت ہے انسانی اعضاء کو ہی لے لو۔ ہر ایک عضو پر جس قدر غور کریں۔ اسی قدر خدا تعالیٰ کا فضل زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک عضو کے فوائد کا تو شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے احسان ہیں لیکن ان سب سے بڑا اور زیادہ احسان میرے نزدیک وہ ہے جو روح پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خادم نہیں۔ غلام نہیں۔ ہماری اطاعت و فرمانبرداری میں اس کا نفع نہیں۔ محض اس کے فضل اور انعام کی بات ہے۔ جو وہ اپنی مخلوق پر کرتا ہے۔ کہ اس کی شریعت کو اٹھا سکے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرے اگر کوئی انسان خدا کی بتائی ہوئی شریعت پر عمل نہ کرے۔ تو اس کی خدائی میں کوئی فرق نہیں آ جاتا۔ مگر اس کے فضل اور احسان نے چاہا۔ کہ اپنے انعام کو دنیا میں خاص طور سے انسان پر ظاہر کرے۔ پس جس طرح اس کے فضل اور احسان نے اپنے اعلیٰ ظہور کے لئے انسان کو پسند کیا۔ اسی طرح جو انعام انسان کو ملے ہیں وہ اور انعاموں سے بھی بڑھے ہیں ۞

یوں تو اگر ایک چیز بھی اس کے انعام سے خالی رہے۔ تو انسان کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ مثلاً آنکھ ہی جاتی رہے یا کان ہی کٹ جائے یا ناک ہی کٹ جائے۔ یا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں۔ تو انسان میں کس قدر سقم پیدا ہو جاتا اور کیسا برا معلوم ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ میں کسی کی ناک وغیرہ اعضاء سزا کے طور پر کاٹے جاتے تھے۔ غرض ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ وہ اپنے اندر ایک حسن رکھتی ہے۔ مگر پھر بھی نسبتیں ہوتی ہیں۔ بلحاظ اس کے کہ یہ انعامات ایک محدود زندگی سے دئے ہیں۔ مگر اس لامحدود زندگی کے لئے خدا تعالیٰ نے عقل، فہم، شریعت دی ہے۔ اور پھر وہ ذرائع دئے ہیں۔ جن سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈتا ہے۔ یہ انعام بہرحال بہت بڑا انعام ہے ۞

دنیا کی ترقی و تنزل میں اس کا بہت تعلق ہے شریعت اور معرفت کی دنیا میں عملاً لوگ بہت عزت کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جہاں دنیاوی منافع کا خیال نہ ہو۔ وہاں بہت سے لوگ دین کی خاطر لڑتے۔ اور جوش دکھاتے ہیں۔ خواہ وہ کیسے ہی بے دین کیوں نہ ہوں۔ اور شریعت اور قوانین الٰہیہ سے انہیں کوئی تعلق نہ ہو۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ اکثر لوگ دین کو دنیا پر مقدم تو کرتے ہیں۔ مگر جہاں دنیا دین کے مقابل میں نہ ہو۔ ایسے موقعہ پر جتنا جوش اس قسم کے لوگ دین کے لئے دکھاتے ہیں۔ وہ کسی اور چیز کے لئے نہیں دکھاتے۔

اگر ایک شخص کسی گاؤں میں رہتا ہو۔ اور چوری یا کوئی اور برا فعل کرتا ہو۔ تو لوگ اس سے قطع تعلق نہیں کرینگے۔ بلکہ کہیں گے۔ کہ اس کا ایمان تو سلامت ہے۔ لیکن جہاں مذہبی اختلاف پیدا ہوا۔ وہاں بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے۔ بیوی خاوند سے اور خاوند بیوی سے۔ بہن بھائی سے اور بھائی بہن سے بالکل جدا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سب قرابت کے تعلقات دور ہو جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں اگرچہ کئی عیب ہوتے ہیں۔ اور عملاً انہیں مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی مذہب کے لئے جوش دکھلاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب نے کس قدر دلوں پر رعب جمایا ہوا ہے اور ایک اچھی اور عمدہ چیز سمجھی جاتی ہے۔

واقعہ میں مذہب ایک اعلیٰ اور پیاری چیز ہے۔ اور جو سچا مذہب رکھنے والے اور عرفان سے ایک مذہب کو قبول کرنیوالے ہیں۔ ان کے لئے سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ نعمت مذہب ہی ہے۔ شریعت، قانون اور وہ ذرائع جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ہیں۔ اور جن سے انسان خدا کو معلوم کر سکتا ہے۔ اگر یہ اسکو نہ دئے جاتے۔ تو انسان اور حیوان برابر ہوتے۔ پس یہی وہ انعام ہے۔ جو اسے حیوانوں سے اعلیٰ اور برتر ثابت کرتا ہے۔ اس لئے ہر ایک انسان کو چاہئے کہ اس کی قدر کرے۔ اگر مذہب کو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو گدھے بھی کھاتے پیتے ہیں۔ اور انسان بھی۔ وہ بھی ہوا سونگھتے ہیں اور انسان بھی سونگھتا ہے۔ اس صورت میں تو ایک انسان اور گدھے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہاں انسان کی قدر شریعت اور قوانین الٰہیہ کے جاننے سے ہے۔ اس لئے اس کے دل میں اس کی عزت اور محبت بہت زیادہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ انسان جو سب چیزوں سے بڑا سمجھا جاتا ہے اسی شریعت کے حامل ہونے سے۔ ورنہ اور کوئی فرق نہیں ۞

یہ ایک عام بات ہے۔ کہ جو چیزیں اعلیٰ ہوتی ہیں انکو چھپایا نہیں جاتا۔ ہمیشہ انسان اپنے کسی نقص اور کمزوری یا بری چیزوں کو چھپاتا ہے۔ اور اپنی اعلیٰ درجہ کی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی شخص کو کوئی ایک نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ نہ کوئی طبیب ہوتا ہے نہ مرض کے اسباب کا علم رکھتا ہے۔ اور نہ ہی وہ مرض کے اسباب اور علامات کو جانتا ہے۔ مثلاً کسی کو کھانسی ہو۔ تو وہ صرف یہ کہ گلے میں خراش ہے یا ریزش ہے۔ اسی کو اصل مرض دیکھ کر سمجھ لیگا۔ اور جھٹ اپنا نسخہ استعمال کرنے کے لئے کہدیگا۔ کیونکہ اس نسخہ سے کبھی اسے بھی فائدہ ہوا تھا۔ اس وقت وہ یہ بھی نہیں سوچیگا کہ آیا اسکو وہ بیماری ہے بھی یا نہیں جو مجھے تھی۔ اور اگر وہ یہ خیال بھی کرے تو بھی معلوم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں یہ قابلیت ہی نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود اس کے وہ اپنا نسخہ استعمال کرنے کے لئے ضرور بول اٹھیگا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ہر جگہ اور ہر مرض میں اس سے فائدہ ہو گا۔ میں نے خود بعض بوڑھی عورتوں کو دیکھا ہے۔ خواہ کوئی کتنا ہی اعلیٰ طبیب مریض کے لئے نسخہ تجویز کر رہا ہو۔ وہ فوراً اپنا نسخہ پیش کر دیگی۔ کہ اسکو استعمال کرنا چاہئے۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ اپنے نسخہ کو مفید و عمدہ سمجھتی ہے ۞

اسی طرح لوگ عمدہ عمدہ لباس پہن کر مجالس میں جاتے ہیں۔ جس سے مقصود اپنی بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر کوئی غریب ہے اور سردی کی وجہ سے اسے موٹا اور بدنما کپڑا پہننا پڑے۔ تو وہ اسے نیچے پہنکر اوپر اچھا کپڑا پہنتا ہے تاکہ اچھے کپڑے کو ظاہر کرے۔ اور برے کو چھپائے ۞

تو چھپانے کی چیز ہمیشہ ادنیٰ ہوا کرتی ہے۔ اور جو اعلیٰ ہو۔ اسکو ظاہر کیا جاتا ہے۔ بری چیز کو تو بعض جانور بھی

چھپاتے ہیں۔ تھیلیاں پاخانہ پر مٹی ڈال دیتی ہیں۔ یا اگر کپڑے پر ہو۔ تو اس کپڑے کو اٹھا دیتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بری چیز کو چھپانا نہ صرف انسان کی فطرت میں ہے بلکہ بعض جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے ۔

ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی اور اس کے اظہار کے لئے بہت طریق استعمال کئے۔ مگر کسی نے توجہ نہ کی۔ آخر اس نے اپنے گھر کو آگ لگادی۔ جب لوگ دوڑ کر آگ بجھانے کے لئے آئے۔ تو اتفاقاً ایک عورت کی انگوٹھی پر نظر پڑ گئی۔ اس نے کہا کہ بہن یہ انگوٹھی تم نے کب بنوائی تھی۔ اس نے کہا۔ کمبخت اگر تو اس سے پہلے ہی پوچھ لیتی۔ تو میرا گھر کیوں جلتا۔ ایسا تو کوئی بے وقوف ہوگا۔ جو ایک انگوٹھی کے دکھانے کے لئے اپنے گھر کو آگ لگا دے۔ مگر اس حکایت کے بنانے والے نے اس سے یہ ظاہر کیا ہے کہ انسانی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ اپنی اچھی چیز کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جب انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ اور پھر مذہب خدا کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ تو جس کے پاس یہ ہو۔ اس کے دل میں اس کے ظاہر کرنے کے لئے کم از کم اس عورت جتنا تو جوش ہونا چاہئے۔ جس نے انگوٹھی دکھانے کے لئے اپنے گھر کو آگ لگادی تھی۔ جس کے پاس سچا مذہب ہو۔ اسے تو اس وقت تک چین نہیں آنا چاہئے۔ جب تک کہ اپنے مذہب کا اظہار دوسروں پر نہ کرے۔ انگوٹھی کو اگر لوگ دیکھ بھی لیتے۔ تو انہیں کیا فائدہ ہوتا۔ کچھ نہیں۔ مگر مذہب تو ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو دی جائے۔ تو دینے والے کو خود بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور جتنا کسی کو دے اتنا ہی اپنے پاس اور زیادہ پاتا ہے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے جو دوسرے کو دیتے ہیں۔ ان کو خدا اور دین کے سمجھنے اور اپنی محبت میں بڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ گویا مذہب ایک اس قسم کی چیز ہے کہ جس قدر اس کو ظاہر کیا جائے اسی قدر زیادہ چمکتی اور روشن ہوتی ہے۔ بعض کپڑوں کے رنگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ دھوپ میں خوشنما نہیں لگتے۔ اس لئے وہ کاغذ اور ان کو چھاؤں میں مکان کے اندر رکھتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دھوپ میں اور چمکتے ہیں ان کو ایسی جگہ رکھا جاتا ہے۔ جہاں روشنی اچھی طرح پڑتی ہو۔ یہی حال سچے مذہب کا ہے۔ اس کو جس قدر زور کے ساتھ روشنی میں لایا جائے۔ اور لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اسی قدر وہ زیادہ خوشنما اور عمدہ نظر آتا ہے۔ اور پیش کرنیوالے کو بہت زیادہ روشن کر دیتا ہے۔ پس ایک ایسی چیز جس کے پیش کرنے سے پیش کرنیوالے کو بیش از بیش فائدہ ہو۔ اس کے ظاہر کرنے کے لئے تو بہت زیادہ کوشش کرنا چاہئیے ۔

لیکن افسوس! کہ اس کے لئے بعض لوگ کمزوری دکھاتے ہیں۔ اور اپنے مذہب کو دوسروں تک نہیں پہنچاتے۔ میرے نزدیک اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ مذہب کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے۔ مثلاً گورنمنٹ اعلان کردے کہ جو شخص کسی شخص کو جتنی زمین دلوائیگا۔ اتنی ہی سرکار اس شخص کو اور زمین بھی دیگی۔ تو اس اعلان کے ہوتے ہی بار میں رہنے والے لوگ دوسرے لوگوں کو ادھر کھینچ کر لے جائینگے۔ کیونکہ اس میں خود ان کا نفع ہے۔ ہم سے تو خدا تعالےٰ کا اس سے بڑھ کر وعدہ ہے۔ اور مذہب میں یہ شرط رکھی ہے۔ کہ جو شخص کسی کو ہدایت کریگا۔ اس کو بھی اس کے بدلہ میں انعام ملیگا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اپنے مذہب کا اظہار ایک بڑی اعلیٰ درجہ کی چیز تھا۔ کیونکہ جتنا لوگوں کو فائدہ پہنچتا۔ اتنا ہی ہم کو بھی پہنچ جاتا۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگ اسکی حقیقت کو سمجھتے نہیں۔ عجیب بات ہے کہ بہت سی ایسی باتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے کوئی فائدہ متصور نہیں ہوتا۔ اور ان چیزوں کو چھپاتے ہیں۔ جن سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اسکی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ایک ہیرا ہو۔ اور وہ اسکی جیب میں پڑا ہو۔ اور اسکو معلوم نہ ہو کہ یہ ہیرا ہے۔ تو وہ وہیں پڑا رہے گا۔ لیکن جب اس کو معلوم ہوگا۔ تو فوراً اسکو کسی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے ہاتھ میں پہن لیگا ۔

ہمیں مذہب سے جو حصہ خدا نے دیا ہے۔ وہ ہمارے دعوی کے مطابق نہ صرف وافر بلکہ صرف ہمیں کو دیا گیا ہے۔ مینے بارہا اس امر پر زور دیا ہے۔ اور ہمیشہ زور دیتا رہوں گا اس کی کئی وجہیں ہیں۔ اول تو جب تک کوئی اسکو سمجھے نہیں۔ اس وقت تک اس کا سمجھانا ہمارا فرض ہے۔ دوسرے بعض لوگ سمجھکر پھر بھول جاتے ہیں۔ اسلئے بھی زور دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ بھولیں نہیں۔

پس میں پھر کہتا ہوں کہ یہ ایک خدا کی نعمت ہے۔ اسکو چھپانا نہیں بلکہ بڑے زور کے ساتھ ظاہر کرنا چاہیئے۔ ہر مذاق کا آدمی اپنے رنگ میں اپنے اپنے مذاق کے لوگوں کو تبلیغ کر سکتا ہے جب ایک شخص اچھا کپڑا پہن کر اظہار کرتا ہے۔ حالانکہ اس کا فائدہ اسکے سوا اور کسی کو نہیں ہوتا۔ تو مذہب جو ایک بہت ہی خوبصورت اور دوسروں کے لئے مفید ہے۔ اس کا کیوں نہ اظہار کیا جائے۔ پس اس کا اظہار کرو۔ اور اسکو خوب پھیلاؤ۔ جتنا اس سے کسی کو فائدہ ہوگا۔ اسی قدر تم کو بھی ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انی اکاثر بکم الامم۔ کہ میں کثرت امت کے باعث فخر کرونگا۔ ہر ایک نبی اپنی اپنی امت کا امام ہوگا۔ اس وقت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے امام ہونگے۔ اور اپنی امت کی کثرت پر فخر کرینگے۔ لیکن کیا صرف امت کا زیادہ ہونا کوئی فخر کی بات ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ کے لئے فخر کی یہ بات ہوگی۔ کہ جب آپ کے ذریعہ سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچیگا۔ تو اس کے بدلہ میں آپ کو ہی سب سے زیادہ اجر ملیگا اور سب سے بڑھکر آپ کا درجہ ہوگا۔ اسی لئے آپ فخر کرینگے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ تو یوں بھی سب انبیاء سے بڑا ہے۔ مگر اس طرح اور زیادہ بڑا ہوگا۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ جو شخص کسی کو جسقدر نفع پہنچاتا ہے۔ اتنا ہی اس کو بھی اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی کسی کے ذریعہ مسلمان ہو جائے۔ اور اسے ہدایت نصیب ہو۔ تو جس قدر وہ نیکیاں کریگا۔ ان کا ثواب اسے مسلمان کرنیوالے کو بھی ملیگا۔ اور پھر اس کے ذریعہ جسکو ہدایت ہوگی۔ اس کی نیکی کرنے سے بھی پہلے شخص کے نام ثواب لکھا جائیگا۔ ہاں ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اسکے علاوہ خدا تعالےٰ ثواب دیگا۔

گویا سود در سود سود در سود ہو کر خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ اب جو لوگ دوسروں کو سیدھی راہ دکھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ انکے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس بات کی اہمیت سے واقف نہیں ہیں۔ اگر واقف ہوتے تو کبھی ایسا نہ کرتے۔ دیکھو یورپ کو اپنی سولزیشن پر بڑا گھمنڈ ہے۔ حالانکہ اسلام کے مقابلہ میں اسکی کچھ بھی حقیقت نہیں

مگر وہ اس کو اس زور سے بات بات پر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے کان پھٹے جاتے ہیں۔ وہ صرف یورپ کے لوگوں نے چند قواعد ایجاد کئے ہیں۔ اور اس میں اسقدر غلطیاں ہیں۔ کہ جو بعض اوقات ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ لیکن دیکھ لو۔ وہ لوگ دنیا کے سامنے اپنی سولیزیشن کس زور سے پیش کرتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری جماعت اپنے مذہب کو پیش نہ کرے۔ جو شخص اپنے مذہب کو دوسروں تک نہیں پہنچاتا وہ غفلت میں ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اس کا فرض کیا ہے۔ اس وقت تک اگر ہر ایک شخص ایک ایک آدمی کو ہی سلسلہ میں داخل کرتا۔ تو چند سالوں میں تمام ہندوستان احمدی ہو جاتا۔ ڈیڑھ ہزار سالانہ احمدی ہونے والے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ ہاں ہماری جماعت میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کے ذریعہ سے سو سو احمدی ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور تبلیغ میں حصہ لینے والے قریباً پانچ چھ سو کے قریب ہونگے اگر ساری جماعت کے لوگ تبلیغ کریں۔ تو آج بہت لوگ احمدی ہو سکتے ہیں مگر بہت سے لوگ ایسے ہیں جنھوں نے اس کام کو قطعاً نہیں کیا۔ حالانکہ اس سے بڑی نعمت کوئی ہے ہی نہیں۔ سب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے ؀

خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ سمجھکر اس کام کو سرانجام دے۔ اور جو صداقت ہم کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ملی ہے۔ اور وہ اسلام جو ہم کو پاک صاف ہو کر اب ملا ہے۔ ہم اسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور ہمیں اس وقت تک صبر نہ آئے۔ جب تک تمام دنیا میں اسکو پھیلا نہ لیں۔ میں تو حیران ہوتا ہوں کہ اگر ایک چیز کی قدر معلوم ہو۔ تو پھر اس کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ حضرت صاحب کو رات کے وقت کئی لوگ بہت معمولی معمولی شعر سناتے اور آپ سنتے رہتے۔ ایک دن کسی نے عرض کیا کہ حضور ایسے شعروں کو آپ کیوں سنتے ہیں۔ جن کا کچھ مطلب نہیں ہوتا۔ فرمایا۔ جب میں رات کو لیٹتا ہوں۔ تو اس کثرت سے اسلام کی تبلیغ کے خیالات میرے دماغ میں آتے ہیں کہ میرا دماغ پھٹنے لگتا ہے۔ اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ کہیں ان خیالات سے دماغ پھٹ نہ جائے۔ جب لوگ شعر سناتے ہیں تو کچھ دھیان بٹ جاتا ہے۔ اور ان خیالات سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔ وہ قعہ میں اسلام ایسی ہی نعمت ہے اور پھر تازہ بتازہ انعام اور زندہ مذہب جو لنالہ رجل من ابناء فارس کا لایا ہوا ہے۔ اس کو تو وہی چھپا سکتا ہے۔ جسکو اس کی قدر نہ معلوم ہو۔ اور جو قدر جانتا ہو۔ اس کو تو بغیر ظاہر کئے صبر نہیں آسکتا۔ بعض لوگ ایسے لوگوں کو وسیع الحوصلہ کہا کرتے ہیں جو اپنے مذہب کی صداقت کو پیش نہیں کرتے۔ لیکن یہ وسعت حوصلہ نہیں۔ کیا کبھی بخیل بھی وسیع حوصلہ رکھتا ہے۔ ہمیشہ سخی ہی وسیع الحوصلہ ہوا کرتا ہے۔ پس خدا کی ایک نعمت کا دنیا تک پہنچانا ہی وسعت حوصلہ ہے نہ کہ اسے اپنے پاس چھپائے رکھنا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم تبلیغ اسلام کے فرض کو سمجھیں۔ مجھے تو بار بار خیال آتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ ترقی کا یہی حال رہا۔ تو پھر ہماری نواسوں کی نسلیں بھی ان وعدوں کو پورا ہوتا نہیں دیکھیں گی۔ جو حضرت مسیح موعود سے خدا تعالےٰ نے کئے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں وہ ترقی دکھائے۔ اور ہم دنیا کے چاروں طرف احمدیت کو پھیلا ہوا دیکھ جائیں۔ ہم کل ہی حضرت صاحب کی ایک کتاب دیکھ رہے تھے۔ جس میں حضرت صاحب نے ثناء اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو میرا مقابلہ کیا کر سکتا ہے میری صداقت تو تمام دنیا میں پھیل جائیگی۔ لیکن اس کے پھیلنے کا یہ طریق نہیں۔ جو موجودہ رفتار تبلیغ ہے۔ کیونکہ یہ بہت سست رفتار ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ ہر ایک احمدی تبلیغ میں مشغول ہو۔ اور اس کو اپنا سب سے ضروری فرض سمجھے۔ علاوہ کے حضور دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنے فرائض کے سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

ایک غلط فہمی کی اصلاح

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب کے نام میاں بشیر احمد ولد میاں معراج الدین صاحب نے پرائیویٹ خطوط برائے فروخت زمین ارسال کئے ہیں۔ ان کے متعلق احباب کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ گویا وہ خط حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کیطرف سے ارسال کئے گئے ہیں۔ ہم تمام ایسے احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ اس قسم کا کوئی خط کسی صاحب کے نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کیطرف سے نہیں بھیجا گیا۔ اور نہ ہی آپ کو اس زمین سے کچھ تعلق ہے یا سروکار ہے۔ جو میاں بشیر احمد ولد میاں معراج الدین صاحب فروخت کرنا چاہتے ہیں ؀

انجمن ترقی اسلام کی تبلیغی کوششیں

ملک سیرالیون میں سلسلہ احمدیہ کی بنیاد

سات آدمی حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کرتے ہیں۔

ماسٹر عبدالرحیم صاحب کے نام مولوی صدالدین صاحب نے مندرجہ ذیل خط انگریزی میں ارسال کیا ہے جس کا ترجمہ احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح خدا تعالےٰ ملائکہ کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کی اشاعت دور دراز ممالک میں کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

مخدوم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکا مکرمت نامہ مورخہ ۱۳ ؍ مئی موصول ہوا۔ اس کے مضمون کو کمال غور و خوض کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ جواباً نہایت ادب کے ساتھ عرض پرداز ہوں

۱۔ تاخیر جواب اور حضرت خلیفہ کی خدمت میں اطلاع نہ کرنے کے باعث یہ تھے۔ کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام دوسرے لوگوں کو پہنچا رہا تھا۔

۲۔ میں نے تائید ایزدی سے اشاعت احمدیت کا بیڑا اٹھالیا ہے اور عریضہ ہذا کے ساتھ (اپنی بیعت کے ہمراہ) چھ اور دوستوں کے بیعت کے فارم پر کرا کر ارسال خدمت کرتا ہوں ؀

۳۔ میں چاہتا ہوں کہ اشاعت کے دائرہ کو اور وسیع کروں۔ اسلئے مجھے ضروری کتب بھیجدیں ؀

۴۔ ہمارے لیگوس (نائجیریا) کے احمدی بھائی مرکز لیگوس میں قائم کرنا چاہتے ہیں ؀

۵۔ میں عہد کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تکلیف اٹھا کر میں اشاعت احمدیت کروں گا۔ اور میرا خیال ہے کہ ہم ..... جیت جائینگے ؀

۶۔ آیندہ میں انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھا کرونگا۔ اور حضرت کے دامن سے اپنے تئیں وابستہ کروں گا ؀

۷۔ براہ نوازش مجھے بوالپسی ڈاک ضروری کتب اور فہرست کتب ارسال فرمادیں۔ میں اس عریضہ نیاز کو الصلوٰۃ والسلام علیٰ جاء کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

آپ کا تابعدار خادم
داعی۔ صدر الدین۔ اے۔ فہیم۔

نومبائعین سیرالیون کے اسمائے گرامی

۱۔ داعی۔ صدر الدین۔ اے۔ فہیم۔
۲۔ اے۔ بی۔ ایڈے۔
۳۔ ایم۔ بی۔ اے۔ ایڈے۔
۴۔ سید حمزہ علی۔ اووے۔ (۵) کیو۔ اُوگرو
۶۔ اے۔ ڈی۔ بیلوگم۔ (۷) عثمان زین الدین ؛

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے

ایک ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کا منشا ہے کہ ہماری جماعت کے مستعد اصحاب اپنے اپنے علاقہ میں باقاعدہ طور پر تبلیغ کا کام شروع کریں۔ انجمن ترقی اسلام کیطرف سے مبلغین کی ایک جماعت اس کام پر مقرر ہے۔ لیکن اس وقت تک جو کوششیں کیگئی ہیں۔ ان پر غور کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا گیا ہے۔ کہ جب تک تمام احمدی جو اس کام کے لائق ہیں۔ اس کام میں ہاتھ نہ بٹائیں۔ تبلیغ کا کام حسب دلخواہ نہیں ہو سکتا۔ یوں تو ہر ایک احمدی مبلغ ہے۔ لیکن اب ارادہ یہ ہے کہ یہ کام ایک خاص جوش اہتمام و انتظام کے ساتھ کیا جاوے پہلے اس سے کہ ہم اس کام کو جاری کریں۔ ہمیں ایسے دوستوں کے ناموں کی ضرورت ہے۔ جو ہمارا ہاتھ بٹانے کے لئے اپنے دل میں جوش پاتے ہوں۔ اس کے لئے یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ بڑے زمیندار یا پنشن یافتہ اصحاب یا اور ایسے لوگ جو کہ مشاغل دنیوی سے فرصت نکال سکتے ہوں۔ اپنے اپنے علاقہ میں کام کریں۔ اور اپنی کارروائی کی مفصل رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مہینہ میں دو دفعہ یا کم از کم ماہوار بھیجا کریں۔ اس سے دو فائدے مقصود ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور کو اس کام کے متعلق علم ہوتا رہیگا دوسرے یہ کہ وقتاً فوقتاً بشرط گنجایش ایسی رپورٹیں الفضل میں شائع ہوتی رہینگی تاکہ دوسرے احمدیوں کو بھی اس کام کی اطلاع ہوتی رہے۔ اور تبلیغ کا جوش پیدا ہوتا رہے قرآن شریف فتح اور کامیابی کے لئے ایک گر بتلاتا ہے کہ اعدوا لھم ما استطعتم۔ بقدر طاقت ان کے لئے تیاری کرو۔ اگر آپ لوگ فتح و نصرت کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ احمد علیہ السلام کے نور سے تمام پنجاب ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا روشن ہو جاے اگر آپ کو اس بات سے محبت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو اور آپ اللہ تعالےٰ سے خوش ہوں تو آپ ان الفاظ کو پڑھتے ہی اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اس کام کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ اور آپکے قدم میں کسی طرح سستی واقع نہ ہو۔ جب تک کہ کام تکمیل کو نہ پہنچ جائے ؛

قرآن شریف و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قرب نفل سے ہوتا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد فرائض کے ادا کرنے سے بھی ابھی تک قاصر ہیں۔ نوافل اللہ تعالےٰ نے اس لئے رکھے ہیں کہ ایام گذشتہ میں جو سستیاں ہوئی ہیں۔ انکو پورا کیا جائے اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس موقع کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیویں۔ اور جسقدر کہ اللہ تعالےٰ نے یا اس کے رسول نے ان کو کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے بھی بڑھکر محنت کریں۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم

اس کام کے لئے پنجاب مختلف حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر ایک حلقے کے لئے واعظ مقرر ہوں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جو جو دوست اپنے نام ارسال فرماویں وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں کہ وہ کس حلقے میں آسانی سے کام کر سکینگے۔ والسلام

ایسے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ یا سکرٹری ترقی اسلام کے نام آئیں ؛

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

سامان ورزش کیلئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کی خدمت میں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال۔ ٹینس۔ بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت سولہ سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہا ہے۔ لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم ہیں یا کسی اور جگہ جہاں سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں۔ انکی خصوصاً و دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے۔ قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں :-

"جنابمن! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں۔ آج تک سامان ورزش مجھ کو بناکر بھیجتے رہے وہ بلحاظ قیمت و خوبی ساخت مقابلتہً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے۔"

آپکا صادق۔ محمد الدین۔ ہیڈ ماسٹر

مکمل فہرست حسب فرمائش مفت بھیجی جائیگی ؛

پتہ :- صرف۔ نظام سیالکوٹ شہر

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں چونکہ اعصاب کا مبدا دماغ ہے۔ اور ان کا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے یہ گولیاں مقوی دماغ۔ مقوی معدہ۔ مقوی حافظہ اور کثرت بول کے لئے بہت مفید ہیں۔ دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں۔ اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں۔ قیمت فی درجن عہ ایک درجن سے اوپر فی گولی ۱مہ اور فیصدی چھ روپے چار آنہ۔ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لئے ایک روپیہ میں ۱۵ گولیاں اسی سے اوپر فی گولی ار اور فی سیکڑہ پانچ روپے آٹھ آنہ۔ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں ... [illegible] ... خاکسار مرزا محمود احمد ؛